سوال

(160) مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسجد میں بذریعہ لاوڈ سپیکر ایسی اشیاء کا اعلان کیا جاسکتا ہے، جو احاطہ مسجد سے باہر گم ہوئی ہوں، یا اگر مسجد کے احاطہ میں بذریعہ لاوڈ سپیکر کوئی دکاندار اپنی اشیاء فروخت کرنے کا اعلان کرے، اور اس طرح اعلان کرانے کا ہدیہ وصول ہو، تو کیا یہ رقم مسجد پر صرف کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں (ضالّہ) (گم شدہ جانور) کا اعلان مسجد میں کرنا صراحتاً منع فرمایا ہے اور لُقطہ یعنی غیر جاندار گم شدہ چیز کا ذکر حدیث میں صراحتاً نہیں، لیکن جو چیز مسجد سے باہر گم ہوئی ہو مسجد میں اس کے اعلان کا وہی حکم ہے جو (ضالّہ) کا ہے۔ کیوں کہ مسجد میں (ضالّہ) کا اعلان منع ہونے کی وجہ حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے کہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں ہیں، یہ وجہ غیر جاندار میں بھی موجود ہے۔ ہاں جو چیز مسجد میں گم ہوئی ہو، اس کے متعلق غالب ظن یہی ہوتا ہے۔ کہ مسجد کے نمازیوں میں سے کسی کے ہاتھ آئی ہوگی۔ اور اعلان خواہ لاوڈ سپیکر پر ہو یا اس کے بغیر اس سے نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یعنی اعلان بغیر لاوڈ سپیکر کے ناجائز ہے وہ لاوڈ سپیکر پر بھی ناجائز ہے۔ جب (ضالّہ) اور لُقطہ جو مسجد سے باہر ہو اس کا اعلان مسجد میں ناجائز ہے تو فروختگی اشیاء کا اعلان مسجد میں کیسے جائز ہوگا؟ اور جب اعلان ناجائز ہوا تو اس پر کرایہ لینا اور اس کو مسجد پر صرف کرنا بھی ناجائز ہوگا۔

ہاں اس کی یہ صورت ہوسکتی ہے۔ کہ لاوڈ سپیکر یا مسجد کی کوئی چیز، شامیانہ وغیرہ باہر لے جاکر کرایہ پر استعمال کرے اور وہ کرایہ مسجد پر صرف کیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

(نوٹ) یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ فروختنی اشیاء دو طرح کی ہیں۔ ایک دینی اور ایک دنیوی۔ جیسے کوئی بات لکھے اور اس کا اعلان مسجد میں کردے تو یہ دینی تبلیغ ہے۔ اس کی اجازت ہوسکتی ہے۔ کیوں کہ مسجدیں دین کے لیے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی فوج وغیرہ بھیجنی ہوتی یا اور کسی قسم کا کوئی دینی کام ہوتا، تو اس کا اعلان مسجد میں خطبہ کے اندر فرمادیتے۔

صرف یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس میں اپنا ذاتی مفاد بھی ہے۔ مگر یہ مفاد بالتبع ہے۔ اصل مقصد نہیں۔ اس کو ایسا ہی سمجھنا چاہیے، جیسے جنگ میں مالِ غنیمت یا دیگر مفادات کی

امید رکھی جاسکتی ہے۔ کیوں کہ اصل مقصد اعلاء کلمة اللہ ہے اور مال کی امید بالتبع ہے۔ اس لیے یہ چیز نقصان دہ نہیں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02